سوال

(614) دینی جماعتیں اور تنظیم سازی کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ملک میں بہت سی دینی جماعتیں اور تنظیمیں ہیں مثلاً جمعیت اہل حدیث، غرباء اہل حدیث، حزب اللہ، مرکزالدعوۃ والارشاد، جماعت المسلمین، مرکزی جمعیت اہل حدیث، اشاعۃ التوحید والسنۃ (عبدالسلام رستمی) وغیرہ۔

1-ان کی جماعت سازی اور تنظیم سازی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

2-ان جماعتوں اور تنظیموں کے امیر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

3-خلافت اسلامیہ کے احیاء کے لیے انفرادی دعوت وجہاد کرنا چاہیے یا کسی تنظیم کے ساتھ مل کر کوشش کی جائے؟ (سائل: عبدالرحمن)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1: مختلف ناموں سے جماعت بندی اور تنظیم سازی میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ مقصود صرف دعوت الی اللہ اور کسی نہ کسی انداز میں دین کی خدمت ہو، ناموں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ''صحیح بخاری'' میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'اُکْتُبُوالِی مَن تَلَفَّظَ بِالْاِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ، فَکَتَبْنَالَهٗ اَلْفًا وَّخَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ' (صحیح البخاري، کتاب الجهاد، باب کتابة الامام الناس: ٣٠٦٠)

''مجھے مسلمانوں کے نام لکھ کردو تو ہم نے پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھ کر دیے۔''

حدیث ہذا تنظیم سازی کے جواز کی دلیل ہے۔

2...ان جماعتوں اور تنظیموں کے امیر کی حیثیت سفری امیر جیسی ہے نہ کہ ''امیر المومنین'' جیسی، جہاں وہ اپنی حدود میں شریعت کا نفاذ کرتا ہے۔

3...اسلامی خلافت کے احیاء کے لیے انفرادی جدوجہد کی بجائے زیادہ بہتر یہ ہے کہ اقرب الی الحق تنظیم کے ساتھ مل کر کوشش کی جائے۔

مثل مشہور ہے: ایک اور ایک دو گیارہ۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الجہاد: صفحہ: 457

محدث فتویٰ